Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۴۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ ۔ ۳۱ فتح ۱۳۵۴ہش ۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۹۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

رات سے طبیعت زیادہ خراب ہے ٹانگوں میں بھی شدید درد کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے آمین

قسط ۲

ربوہ میں اسلام اور احمدیت کے سوا لاکھ سے زائد پروانوں کے عظیم الشان اجتماع کے اہم کوائف

امریکہ، یورپ، افریقہ اور ایشیا کے ۱۴ ممالک کی احمدی جماعتوں کے نمائندہ وفود کی شرکت

امریکن نومسلم احمدیوں کا وفد ۴۱ افراد پر اور انڈونیشین احمدیوں کا وفد ۱۲ افراد پر مشتمل تھا

جماعتِ احمدیہ کے تراسی ویں جلسہ سالانہ کو جو ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء کو مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوا ایک اہم خصوصیت یہ حاصل تھی کہ اس میں امریکہ، یورپ، افریقہ اور ایشیا کے ۱۴ مختلف ممالک کی احمدی جماعتوں کے جو نمائندہ وفود شامل ہوئے ان میں شریک اصحاب کی مجموعی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے اسّی سے بھی تجاوز کر گئی۔ یہ سب اصحاب ان ممالک کے اصل باشندوں پر مشتمل تھے اپنی ملازمتوں یا کاروبار کے سلسلے میں بیرونی ممالک میں مقیم پاکستانی احمدیوں کی جو بہت بڑی تعداد جلسہ سالانہ میں شامل ہوئی وہ ان کے علاوہ ہے۔

۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر پہلی مرتبہ بیرونی جماعتوں کے وفود کو جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی تھی اُس سال ان وفود میں شامل اصحاب کی تعداد ۲۶ تھی۔ اس سے اگلے سال یعنی ۱۹۷۴ء کے جلسہ سالانہ میں ان کی تعداد بڑھ کر ۵۰ ہو گئی لیکن امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۸۱ اصحاب ان وفود میں شامل تھے۔ ان اصحاب کا دُنیا کے دور دراز ممالک سے ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے اپنے اس مقدس جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم نشان ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کو اُس زمانہ میں جبکہ متعلق حضور خود فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بےہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

دُنیا کے چودہ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ان اصحاب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہنا اور پھر حضورؑ کے مقرر کردہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے ان کا ربوہ میں تشریف لانا یقیناً اِس امر کا ایک عظیم ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی یہ بشارت عظیم رنگ میں پوری ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ جب جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے اس نشان کا ذکر کیا اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے اصحاب کو کھڑے ہونے کا ارشاد فرمایا تاکہ جملہ سامعین جلسہ انہیں دیکھ سکیں تو جملہ سامعین نے بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور وہ اس عظیم الشان نشان پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے لگے۔

بیرونی ممالک سے آنے والے وفود میں سے سب سے بڑا وفد امریکن احمدیوں پر مشتمل تھا اس میں ۲۶ امریکن نومسلم احمدی اور ۱۵ احمدی بہنیں شامل تھیں۔ دوسرا بڑا وفد جو انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی نمائندگی کر رہا تھا ۱۲ انڈونیشین احمدیوں پر مشتمل تھا۔ ان کے علاوہ دیگر ۱۲ ممالک سے تشریف لانے والے احمدی نمائندوں کی تعداد یہ تھی:۔

(۱) ڈنمارک ۲ (۲) انگلستان ۲
(۳) مغربی جرمنی ۴ (۴) سویڈن ۳
(۵) نائیجیریا ۲
(۶) یوگنڈا ۱ (۷) کینیا ۱
(۸) سیرالیون ۳ (۹) کینیڈا ۱
(۱۰) ماریشس ۴ (۱۱) سری لنکا ۱
(۱۲) گھانا ۴۔

امریکہ، افریقہ، یورپ اور ایشیا کے ۱۴ ممالک کی احمدی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل جو اصحاب امسال جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

امریکہ

۱۔ مکرم امین اللہ احمد صاحب
۲۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۳۔ ڈاکٹر منیر احمد صاحب

(باقی صفحہ ۲ پر)

مکرم جمال احمد صاحب شہید کے والد مکرم مستری نذر محمد صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

نکاح کی مُبارک تقریب

بتاریخ ۲۹ دسمبر بروز دوشنبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم فاروق احمد خان صاحب ابن مکرم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کا نکاح محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ملک عمر علی صاحب مرحوم و مغفور کے ہمراہ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

مکرم فاروق احمد خان صاحب حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت بُوزینب بیگم صاحبہ (بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ) کے نواسے ہیں۔ اور محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت بُوزینب بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم نواب عباس احمد خان صاحب اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ و خاندان حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب اور خاندان محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم و مغفور کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے سراسر خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے اہم کوائف

(بقیہ صفحہ اوّل)

۴۔ مکرم عمر بلال ابراہیم صاحب
۵۔ 〃 نور غزالی عبداللطیف صاحب
۶۔ 〃 عبدالکریم صاحب
۷۔ 〃 جلال الدین اے۔ لطیف صاحب
۸۔ 〃 رحمٰن مالک صاحب
۹۔ 〃 بلال عبدالسلام صاحب
۱۰۔ 〃 جمیل الرحمٰن صاحب
۱۱۔ 〃 محمد عیسٰی صاحب
۱۲۔ 〃 سید عبدالعزیز صاحب
۱۳۔ 〃 بشیر افضل صاحب
۱۴۔ 〃 عبدالرقیب ولی صاحب
۱۵۔ 〃 عبدالرحیم ظفر صاحب
۱۶۔ 〃 عمر فاروق صاحب
۱۷۔ 〃 زکریا حسین صاحب
۱۸۔ 〃 حبیب محمد شفیق صاحب
۱۹۔ 〃 علی رضا صاحب
۲۰۔ 〃 یوسف علی صاحب
۲۱۔ 〃 رفیق احمد سلام صاحب
۲۲۔ 〃 حسین عبدالعزیز صاحب
۲۳۔ 〃 آر۔ این ملک صاحب
۲۴۔ 〃 محمد صادق صاحب
۲۵۔ 〃 نصیر احمد (طفل)
۲۶۔ 〃 لئیق احمد (〃)
۲۷۔ مسز عزیزہ احمد صاحبہ
۲۸۔ مسز سلویا کیتھلین احمد صاحبہ
۲۹۔ مس سارہ احمد صاحبہ
۳۰۔ مسز حمیدہ خاتون عزیز صاحبہ
۳۱۔ 〃 مسز امینہ ہڈنگٹن صاحبہ
۳۲۔ مسز جمیلہ حمید صاحبہ
۳۳۔ مسز مبارکہ صادق صاحبہ
۳۴۔ مسز عائشہ شہید صاحبہ
۳۵۔ مسز امۃ الحفیظ سید صاحبہ
۳۶۔ مس امۃ الودود سید صاحبہ
۳۷۔ مسز جمیلہ افضل صاحبہ
۳۸۔ مسز مریم رضیہ ظفر صاحبہ
۳۹۔ مسز مومنہ کریم صاحبہ
۴۰۔ مسز نصیرہ سلیمہ رضا صاحبہ
۴۱۔ مسز زینب بیگم احمد صاحبہ

ماریشس

۱۔ مکرم مقبول احمد سوکیہ صاحب
۲۔ 〃 حفیظ سلطان غوث کالو صاحب
۳۔ 〃 احمد سلطان غوث صاحب
۴۔ محترمہ صغریٰ اسٹون صاحبہ

انڈونیشیا

۱۔ مکرم شکری برماوی صاحب

۲۔ مکرم احمد نورالدین صاحب
۳۔ 〃 ایچ خالد عزیز بیا صاحب
۴۔ 〃 ایچ عزیز بیا صاحب
۵۔ محترمہ بیگم ایچ خالد عزیز بیا صاحبہ
۶۔ 〃 بیگم ایچ عزیز بیا صاحبہ
۷۔ مکرم قمرالدین صاحب طالب علم
۸۔ محترمہ رابیماہ صاحبہ
۹۔ مکرم حمید احمد سوکارجو صاحب
۱۰۔ 〃 مرتولو صاحب
۱۱۔ 〃 ایچ مادراہ عمر صاحب
۱۲۔ محترمہ مسز حاجی مارا عمر صاحبہ

ڈنمارک

۱۔ مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب
۲۔ 〃 امام کمال یوسف صاحب

انگلستان

۱۔ مکرم لقمان وہٹنگ صاحب
۲۔ 〃 امام بشیر احمد رفیق صاحب

مغربی جرمنی

۱۔ مکرم ہدایت اللہ ہیبش صاحب
۲۔ 〃 عبدالصبور غوئس صاحب
۳۔ 〃 ڈاکٹر کون کارل صاحب
۴۔ 〃 ہانس جوکھم رچرڈ صاحب (عیسائی)

نائیجیریا

۱۔ مکرم عبدالعزیز صاحب
۲۔ محترمہ مسز الحاجہ عائشہ بانگیالا صاحبہ

سویڈن

۱۔ مکرم عزت اوسلے وچ صاحب
۲۔ 〃 جمالی ترکووچ صاحب
۳۔ 〃 خالد ڈولووچ صاحب

یوگنڈا

۱۔ مکرم زکریا کزیٹو بلوا ڈا صاحب

کینیا

۱۔ مکرم حسین صالح صاحب

سیرالیون

۱۔ مکرم الحاج کمانڈا بونگے صاحب
۲۔ 〃 الحاج روجرز صاحب
۳۔ 〃 ابوبکر کمارا صاحب

کینیڈا

۱۔ مکرم عبداللطیف صاحب

گھانا

۱۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا و مشنری انچارج
۲۔ مکرم الحاج حسن عطا صاحب ایم بی۔ ای ریجنل چیئرمین جماعتہائے احمدیہ اشانٹی
۳۔ مکرم احمد بن عبداللہ صاحب ریجنل چیئرمین سنٹرل ریجن
۴۔ 〃 آدم بن محمد صاحب ممبر ریجنل کمیٹی سنٹرل ریجن

زکوٰۃ ادا کرنیوالوں کے لیے سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ اپنی زکوٰۃ لاتے تو آپؐ فرماتے کہ اے اللہ فلاں شخص کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما۔ اور جب میرا باپ آپؐ کے پاس اپنی زکوٰۃ لایا تو آپؐ نے فرمایا۔ اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر اپنی رحمت نازل فرما۔ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے روایت کی ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ لاتا تو آپؐ فرماتے۔ اے اللہ اس شخص پر اپنی رحمت نازل فرما۔

کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے لئے محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پروردگارِ عالم کی رحمت طلب فرمائی ہے۔

صاحب نصاب احباب بلا تاخیر اپنی زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں بھجوا کر حضرت سید المرسلین رحمۃ للعالمینؐ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ مفصل معلومات کے لئے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پروگرام مطالعہ کتب برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء

سال رواں میں خدام الاحمدیہ کے لئے حسب ذیل کتب برائے مطالعہ تجویز کی گئی ہیں۔ خدام بھائیوں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ اس مفید پروگرام پر عمل کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ یہ کتب بروقت حاصل کر کے خدام کو مہیا فرمائیں ہر ماہ کے آخر میں زبانی یا تحریری امتحان لے کر مرکز کو رپورٹ مطبوعہ رپورٹ فارم پر ارسال فرمائیں

نومبر ۱۹۷۵ء		ستیارتھ دھرم	مئی ۱۹۷۶ء		ایک غلطی کا ازالہ
دسمبر	〃	روئیداد جلسہ دعا	جون	〃	آسمانی فیصلہ
جنوری ۱۹۷۶ء		اسلامی اصول کی فلاسفی	جولائی	〃	ضرورۃ الامام
فروری	〃	انوارِ قدسیہ	اگست	〃	نشان آسمانی
مارچ	〃	احمدی و غیر احمدی میں فرق	ستمبر	〃	
اپریل	〃	مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی	اکتوبر	〃	

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے مکرم محمود احمد صاحب کو مورخہ ۳ر دسمبر ۱۹۷۵ء لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب آف لاہور کا پوتا اور مکرم عبدالغنی صاحب درویش (مرحوم) آف گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام شعیب احمد تجویز ہوا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی دراز عمر عطا کرے نیز دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد ادریس منیر۔ ربوہ)

(۲) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل و کرم سے پانچ بچیوں کے بعد مورخہ ۱۱/۷۵-۱۰ بروز پیر مجھے بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو کام کرنے والی، صحت والی اور کامیاب زندگی عطا فرمائے اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

(رفیق احمد حجہ ولد چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم۔ موضع کوٹ آغا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام کی اہم ذمہ داری

ہر ماہ باقاعدہ رپورٹ کارگزاری مرکز کو ارسال کرنا قائدین خدام کی اہم ذمہ داری ہے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ جونہی مہینہ ختم ہو اگلے مہینہ کے شروع میں گزشتہ ماہ کی رپورٹ ارسال کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہستی باری تعالیٰ — حالات انبیاء کی روشنی میں

محترم مولوی محمد منور صاحب فاضل سابق مبلغ مشرقی افریقہ

(۲)

قوی اور عزیز

محیی اور ممیت کے علاوہ انبیاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قوی اور عزیز ہونا ثابت ہوتا ہے جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو نبوت کے مقام پر کھڑا کرکے اسے اصلاح خلق کے لئے رسول بنایا ہے تو اس کی سخت مخالفت ہوتی ہے اخلاقی اور روحانی لحاظ سے اس کی قوم جمود کا شکار ہونے کے علاوہ اپنی ترقی سے بھی مایوس ہوتی ہے۔ اسلئے اپنے بوسیدہ نظام کے دفاع کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارتی ہے اور اپنے آپ کو نبی اور اس کی قوم سے اس طرح الگ کر لیتی ہے جس طرح قبرستان کو آبادیوں سے دور کر دیا جاتا ہے۔ اندرونی طور پر فتنے پیدا کئے جاتے ہیں۔ بیرونی حملے بھی ہوتے ہیں۔ سوشل بائیکاٹ کیا جاتا ہے جان و مال کو نقصان پہنچایا جاتا ہے بستیوں اور شہروں سے نکال دینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ بلکہ عملاً ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے نبی کی جماعت کی تائید اور حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ اپنی قوت و قدرت کا اظہار فرماتا ہے اور اس کے غلبہ کے سامان پیدا فرماتا ہے خدا تعالیٰ نے ازل سے فیصلہ کر رکھا ہے کہ اس کے رسول مخالفین پر غالب رہیں گے جیسا کہ فرمایا:۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔

(مجادلہ۔ آیت ۲۲)

انبیاء کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ یہ خدائی فیصلہ اٹل رہا ہے۔ مشکلات بے شک انتہا کو پہنچ جاتی ہیں اور مقابلہ بڑا سخت ہوتا ہے مگر انجام کار حق جیت جاتا ہے اور باطل شکست پاتا ہے۔ انبیاء کو خدا تعالیٰ کے قوی اور عزیز ہونے پر اتنا پختہ یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنے مخالفین کو کھلا چیلنج دیتے ہیں کہ

اِعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

(ھود۔ آیت ۹۴، ۱۲۲)

تم جو چاہو کرو اور جتنا زور لگا سکتے ہو لگاؤ۔ انجام کار ہمارا خدا غالب رہے گا اور تم حق پرستوں کی جماعت کو منزل مقصود پر پہنچنے سے روک نہیں سکو گے۔ نبیوں کی اپنی زندگیاں عموماً دشمنوں کے مقابل پر محفوظ رہتی ہیں لیکن جب خطرہ سخت ہو تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ نبی کو پہلے سے سلامتی کی خوشخبری سنا دیتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا گیا۔ اگرچہ مخالفت شدید تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قتل ہونے اور صلیب پر مرنے سے بچا لیا۔ اسی طرح ہمارے مقدس اور پاک بازوں کے سردار محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی وعدہ دیا گیا کہ

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ (مائدہ آیت ۶۸)

مخالفین نے آپ کو ہلاک کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا جس غار میں آپ اپنے جاں نثار ساتھی کے ساتھ چھپے ہوئے تھے اس کے منہ تک پہنچ گئے جنگوں میں تیروں اور نیزوں کی آپ پر بوچھاڑ ہوتی رہی تاہم آپ کی جان سلامت رہی اور خدا کا قوی اور عزیز ہونا اس رنگ میں بھی یقینی طور پر سے ثابت ہو گیا۔ پھر آپ کے روحانی فرزند حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ بھی یہی وعدہ کیا گیا۔ آپ کے خلاف بھی ہلاکت کی ہر تدبیر کی گئی۔ لوگوں کو آپ کے قتل پر اکسایا گیا۔ حکومت کی عدالت میں آپ پر اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ بنایا گیا لیکن خدائی وعدہ اپنی پوری شان سے پورا ہوا اور خدا کا قوی اور عزیز ہونا ثابت ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ آخر وہ کونسی طاقت تھی جس نے ان ہر وقت خطرات میں گھرے ہوئے برگزیدہ انسانوں کو محفوظ رکھا اور ان کی زندگی پر آنچ نہ آنے دی۔ آج کل سفاکانہ تدابیر کمال کو پہنچ گئی ہیں۔ پھر بھی حکومتوں کے سربراہ اور وزراء اعظم دن دہاڑے قتل ہوتے رہتے ہیں۔ کیا ان واقعات پر غور کرنے سے خدا کا قوی اور غالب ہونا ثابت نہیں ہوتا؟۔

یہ صفات اور بھی زیادہ صفائی سے ہمارے دلوں پر نقش ہو جاتی ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ نبیوں کے مخالفین معمولی حیثیت کے لوگ نہیں تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابل پر نمرود اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر فرعون تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت کو رومی حکومت کے مظالم کا تختہ مشق بنایا گیا۔ مسلمانوں کے مقابل پر کئی طاقتور حکومتیں تھیں۔ لیکن ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حق پرستوں کی یاوری کی۔ مومنوں کی بظاہر کمزور جماعتیں قوی اور عزیز خدا کی مدد سے غالب آئیں اور باطل کی بظاہر طاقتور افواج پسپائی پر مجبور ہو گئیں۔

اس کے ساتھ اگر آپ یہ دیکھیں کہ دشمنان انبیاء کی تباہی غیر معمولی اسباب کے ذریعہ ہوئی تو خدا تعالیٰ کی یہ صفات اور بھی زیادہ وضاحت سے آپ کے سامنے آ جائیں گی۔ مثلاً حضرت نوح اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے دشمنوں کو پانی میں غرق کیا گیا۔ قوم عاد مسلسل چلنے والی تیز ہوا کے ذریعہ ہلاک ہوئی۔ جو پورا ایک ہفتہ شدت سے چلتی رہی حضرت لوط علیہ السلام کی مخالف بستیاں زلزلے کا شکار ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف جنگ بدر اور جنگ احزاب میں آندھی اور تیز ہوا سے پسپا ہوئے بعض مخالف جماعتیں وباؤں۔ قحطوں اور خانہ جنگی کے ذریعہ ہلاک ہوئیں اور یہ سارے اسباب کسی انسانی طاقت کے قبضہ قدرت میں نہیں تھے۔ نہ ہی ان کے ذریعہ مومن و منکر جماعتیں اکٹھی ہلاک ہوئیں بلکہ صرف کفار تباہ ہوئے جس سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اتفاقی اور قدرتی حوادث نہیں تھے۔

صفت علیم کی تجلی

ان صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی صفت علیم بھی انبیاء کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے۔ انبیاء کے مخالفین کی تباہی کسی اتفاقی حادثہ سے نہیں ہوتی بلکہ ان کی تباہی کی خبر پہلے انہیں سنا دی جاتی ہے اور بالعموم ہلاکت کا ذریعہ بھی بتا دیا جاتا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے خدائی حکم کے مطابق اپنے بچاؤ کے لئے کشتی تیار کی۔ کفار اسے دیکھتے اور مجنونانہ کارروائی سمجھ کر حضرت نوح علیہ السلام پر آوازے کستے اور استہزاء سے کام لیتے آخر جب عذاب کا وقت آن پہنچا تو مخالفت اور تمسخر کرنے والوں کو حضرت نوح علیہ السلام کی عقلمندی اور اپنی حماقت کا یقین آ گیا لیکن کامل انکشاف کے بعد ایمان بے کار ہو جاتا ہے اور عذاب سے بچا نہیں سکتا حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو متنبہ کیا اور ہلاکت سے خبردار کیا لیکن قوم گناہ اور مخالفت میں بڑھتی ہی چلی گئی حتی کہ لوط علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر راتوں رات اپنی بستی سے باہر نکل گئے اور صبح ہوتے ہی زلزلہ کے نتیجہ میں مخالفین پر پتھر برسے اور ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تباہی کی اطلاع قبل از وقت دی تھی اور اپنی اونٹنی کو نشان کے طور پر پیش کیا۔ ظالم دشمنوں نے اس بے گناہ جانور پر حملہ کر کے عذاب الٰہی کو دعوت دی۔ پھر بھی انہیں تین دن کی مہلت دی گئی مگر وہ نہ سنبھلے اور نہ توبہ کی اور عذاب نے ان کا نام و نشان مٹا دیا اور وہ عبرت کی مثال بن کر رہ گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآنی بیان کے مطابق قریش مکہ کو ٹھیک ایک سال کا نوٹس دیا۔ پھر عرب کے متحدہ قبائل کی شکست اور انجام کار فتح مکہ کی پیشگوئی کی اور یہ ساری باتیں ٹھیک اسی طور پر پوری ہوئیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر طاعون کے ظہور کی پیشگوئی کی اور یہ بھی اعلان فرمایا کہ آپ کے مخلص مرید اس سے امن میں رہیں گے اسلئے انہیں طاعون کا ٹیکہ لگوا کر خدائی نشان کو مشتبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ طاعون آئی اور آپ کے مرید اس کی ہلاکتوں سے محفوظ رہے۔ جب کہ مخالفین ہزاروں کی تعداد میں اس کا شکار ہوئے۔ پھر آپ نے ایک امریکن دشمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی کی ہلاکت کی پیشگوئی کی۔ اس کی تباہی کے بعد امریکہ کے عیسائی اخبارات نے تسلیم کیا کہ اس کے متعلق بتائی ہوئی خبر حرف بحرف پوری ہو گئی ہے۔ اسی طرح آپ نے ایک آریہ لیڈر پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی کی کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شان میں گستاخی کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ وہ چھ سال کے اندر اندر قتل کر دیا جائے گا اور ایسا ہی وقوع میں آیا حضور علیہ السلام نے زلزلوں اور جنگوں کی تفصیلی خبریں دیں اور وہ من وعن پوری ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفت علیم اس رنگ میں بھی انبیاء کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتی ہے کہ ان کا الہامی کلام ایسی علمی باتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ جو ساری دنیا کے لئے نئی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن مجید نے غرق ہونے والے فرعون کے متعلق بتایا کہ اس کا جسم عبرت کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ اس کا علم نہ بنی اسرائیل کو تھا نہ مصریوں کو۔ نہ ہی معاصر تاریخ کا کہیں ذکر پایا جاتا تھا۔ نزول قرآن مجید کے ایک ہزار سال بعد اس فرعون کی نعش برآمد ہوئی اور تاریخی شواہد سے قرآنی خبر کی تصدیق ہو گئی اور اب اس نعش کو سامان عبرت کے طور پر محفوظ کر لیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے یہ بھی بتایا تھا کہ تمام اشیاء کو جوڑوں کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے۔ نزول قرآن مجید کے وقت اس کی تحقیقات کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا۔ موجودہ زمانہ میں جو تحقیق ہوئی ہے۔ اس سے قرآنی صداقت کی تائید ہوتی ہے قرآن مجید نے اپنے بارہ میں مخالفین کو یہ علمی چیلنج دیا ہے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خود ہی بنا کر خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے تو وہ بھی مل کر اس کی نظیر پیش کر دیں۔ لیکن عرب و عجم کے فصیح و بلیغ علماء اس کی مثل لانے پر قادر نہیں ہوسکے۔

اسی قسم کے چار علمی نشان حضرت امام مہدی علیہ السلام کو موجودہ دور میں دئے گئے جو اللہ تعالیٰ کے علیم ہونے پر شاہد ناطق کے طور پر پیش کئے جا سکتے ہیں۔

اول۔ آپ کو عربی زبان کی فصاحت و بلاغت کا نشان دیا گیا۔ آپ ہندی تھے عرب نہیں تھے۔ اس کے باوجود آپ کو عربی زبان پر قدرت دی گئی۔ آپ کی عربی نظم و نثر اور عربی تصانیف اس پر گواہ ہیں۔ آپ کا خطبہ الہامیہ اس سلسلہ کی عظیم الشان کڑی ہے۔

دوم۔ آپ کو قرآن مجید کے حقائق و معارف عطا کئے گئے اور آپ نے ساری دنیا کے علماء کو دعوت دی کہ جدید نکات اور علمی تفسیر میں وہ آپ کا مقابلہ کریں۔ لیکن یہ تحدی بڑے بڑے مخالف علماء کو بھی مقابلہ پر آکر اپنے علمی جواہر پارے پیش کرنے پر آمادہ نہ کر سکی

سوم۔ آپکو بتایا گیا کہ عربی زبان تمام زبانوں کا منبع اور سرچشمہ ہے اسکے لئے آپ نے ایک کتاب عربی زبان میں تصنیف فرما کر وہ اصول بیان کئے جو اس تحقیق کے لئے اصل اور ماخذ کا کام دے سکتے ہیں۔ اہل زبان بھی جب اس علمی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو سر دھنتے اور آپ کی تحقیق کی داد دیتے ہیں

چہارم۔ آپ کو الہامی طور پر بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ زندہ اتار جانے کے بعد فلسطین سے ہجرت کر کے کشمیر آئے تھے اور شہر سرینگر محلہ خانیار میں آپ کی قبر ہے یہ چاروں باتیں خدا تعالیٰ کے علیم ہونے کا ثبوت ہیں جن سے ایمان تازگی حاصل کرتا اور استوار ہوتا ہے۔

صفت تواب کی تجلی

خدا تعالیٰ کی صفت تواب کا بھی انبیاء کے حالات میں نمایاں طور پر ظہور ہوتا ہے۔ اصل میں انسان کو پیدا ہی اسی لئے کیا گیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا جلوہ اپنی ذات میں دکھائے اور اس کا فرمانبردار عبد بن جائے لیکن جہالت۔ بری صحبت اور نفسانی خواہشات اسے ہدایت سے دور لے جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ بھولی بھٹکی مخلوق کو ہدایت کے نور سے منور کرنے کے سامان فرماتا ہے کیونکہ وہ گمراہی کو پسند نہیں کرتا نہ ہی اسے عذاب دینے میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ بنیادی صفات الٰہیہ رب العالمین۔ رحمان رحیم اور مالک یوم الدین میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جس کا تعلق عذاب اور سزا سے ہو۔ اسلئے نبیوں کے پیغام پر لبیک کہنے والے مخلصین جو گناہ کی زندگی ترک کر کے نیکی کو اپنا شعار بناتے ہیں اس صفت سے حصہ پاتے ہیں ان کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور ان کی نیکیاں کئی گنا بن کر ان کی نجات کا باعث بنتی ہیں۔ نبی کے ذریعہ مخالفین اور افراد کی تباہی کی جو پیشگوئیاں کی جاتی ہیں وہ بھی رجوع اور توبہ سے ٹل جاتی ہیں یا ملتوی ہو جاتی ہیں۔ اس کی مثال حضرت یونس علیہ السلام کی قوم میں پائی جاتی ہے۔ پہلے ان کی قوم نے انکار اور شرارت کا راستہ اختیار کیا جس پر ان کے لئے عذاب کا وعید نازل ہوا حضرت یونس اپنی قوم کو چھوڑ کر باہر چلے گئے اس سے ان کی قوم کو یقین ہو گیا کہ اب عذاب ان پر جلد نازل ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے ٹاٹ پہن کر خدا تعالیٰ کے حضور توبہ کی اور عذاب ٹلانے کے لئے دعا کی۔ خدائے تواب نے ان کی توبہ قبول کرتے ہوئے عذاب ٹال دیا۔ ساری قوم اپنے نبی پر ایمان لائی اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے اعمال اور اس کی نیت سے بخوبی واقف ہے۔ جب بھی وہ نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت خود اس کے لئے جوش میں آتی ہے اور اسے عذاب سے مہلت دی جاتی ہے اگر تبدیلی مستقل ہو تو عذاب کلی طور پر دور کر دیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انکار کرنے والی بعض قومیں پوری طرح مٹا دی گئیں جیسے حضرت نوح۔ لوط اور صالح علیہم السلام کی قومیں۔ بعض قومیں پوری طرح محفوظ رہیں جیسے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم اور بعض قوموں کا ایک حصہ بچ گیا اور ایک حصہ ہلاک ہوا۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مخالفین۔ خدا تعالیٰ کو جو بات پسند ہے وہ یہی ہے کہ قوم ایمان لائے اور پوری طرح عذاب سے بچ جائے۔ اسی لئے انبیاء کا سلسلہ جاری کیا گیا اور تبشیر و انذار سے کام لیا گیا۔ پرانی قوموں کے واقعات بھی قصہ کے طور پر نہیں بلکہ تنبیہ اور ارشاد کے لئے ہوتے ہیں کاش ہمارے زمانہ کے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے۔

اجابت دعا

ایک اور صفت جس کے جلوے انبیاء کی زندگیوں میں بکثرت دیکھے جاتے ہیں قبولیت دعا ہے۔ جب بھی بندہ اضطرار اور بے چینی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکتا اور اس سے مشکل کشائی کا طالب ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی التجا کو سنتا اور بسا اوقات اسکو جواب بھی دیتا ہے۔ اس میں مومن و کافر کا کوئی امتیاز نہیں۔ یہ ضرور ہوتا ہے کہ مومن کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور مومن کے مقابل پر کافر کی دعا رد کی جاتی ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا اس ضمن میں پیش کی جا سکتی ہے۔ ان کے ہاں اولاد نہیں تھی اور عمر بھی کافی ہو چکی تھی لیکن جب انہوں نے عاجزی اور الحاح سے دعا کی اور نیک بیٹا طلب کیا تو خدا تعالیٰ نے ان کو بتایا کہ ان کے ہاں بیٹا ہوگا جس کا نام یحیی یا یوحنا ہوگا اور وہ خدا کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔ چنانچہ وہ لڑکا پیدا ہوا۔ اس کا نام یحیی رکھا گیا اور نبوت کے مقام پر فائز کیا گیا۔ حضرت یحیی علیہ السلام کا مشن یہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا اعلان کریں اور لوگوں کو ان کی قبولیت پر آمادہ کریں۔ انہوں نے اس کام کو بخوبی انجام دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بپتسمہ دیا اور اپنے مشن کو پورا کر دیا اس کے بعد انہیں شہید کر دیا گیا اور ان کے مرید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اولاد کی بشارت دی اور پھر اولاد سے نوازا جس سے کئی نسلوں نے برکت پائی اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے چالیس روز تک لگاتار دعا کی اور اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے لئے رحمت کا نشان مانگا خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک خوبصورت ذکی اور مقدس لڑکے کی بشارت دی اور فرمایا کہ وہ نو سال کے عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہو جائے گا۔ وہ سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا قومیں اس سے برکت پائیں گی اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ یہ لڑکا وعدہ کے موافق پیدا ہوا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم ثابت ہوا۔ ہم میں سے ہزاروں نہیں لاکھوں نے اس کا بابرکت زمانہ پایا۔ اس کے ظاہری و باطنی علوم سے فائدہ اٹھایا۔ ہمارے دل خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اس مقدس وجود کو بہمہ صفت موصوف پایا۔ جتنی باتیں اس کے بارہ میں الہاماً بتائی گئی تھیں سب کی سب ہم نے اس میں پوری ہوتی اپنی آنکھوں سے دیکھیں اس کی زندگی اور اسکے زندہ جاوید کارنامے دعاؤں کی قبولیت کا شاہکار ہیں خدا تعالیٰ کا سمیع و مجیب ہونا ہم نے مشاہدہ کیا ہر دانشمند اور غیر متعصب انسان اس پیشگوئی پر غور کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ خدا تعالیٰ یقیناً موجود ہے اور بڑی عظیم قدرتوں کا مالک ہے

(باقی)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:-

۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۳۶۷

مَیں ملک پرویز احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک مکان گنج مغلپورہ میں جس میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ کل قیمت -/۲۰۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ملک پرویز احمد گلی ۳ مکان ۲۴ گنج مغلپورہ۔ لاہور

گواہ شد۔ منور احمد جاوید قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

گواہ شد۔ غلام رسول وصیت ۲۷۴۰ صدر حلقہ گنج مغلپورہ۔ لاہور

مسل نمبر ۲۲۳۶۸

مَیں منیر احمد ولد ڈاکٹر محمد ظہور صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک قطعہ پلاٹ ۱۲۰ گز الکریم سوسائٹی۔ ڈرگ کالونی قیمت خرید -/۶۷۵۰ روپے لیکن -/۳۵۰۰ روپے ابھی تک میرے پر قرض ہے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۹۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد منیر احمد ۵/۱۲۶۱ الف۔ بی ایریا کراچی ۳۸۔

گواہ شد محمد مسعود احمد قریشی ولد اللہ بخش صاحب قریشی دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ داؤد احمد قریشی ولد مسعود احمد صاحب قریشی کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۳۶۹

مَیں خدیجہ بیگم زوجہ چوہدری خورشید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/۵۰ روپے (پرانی)

۲- زیور طلائی وزنی ۲ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۱۷۵۰ روپے

۳- نقد مبلغ -/۶۱۰۰ روپے (حق مہر -/۲۰۰۰ روپے کی رقم اس میں جمع ہے۔)

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خدیجہ بیگم۔ حیدر منزل ۲۸۹/۲۶ ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد۔ رانا محمد اسلم طاہر ولد رانا محمد عبداللہ خان صاحب کراچی۔

گواہ شد۔ خورشید احمد (خاوند موصیہ) کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۳۷۰

مَیں امۃ الرحمٰن بنت حکیم عطاء الرحمٰن صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت -/۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الرحمٰن دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ صوفی عبدالغفور وصیت ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ ضیاء الرحمٰن وصیت ۲۱۰۵۱ سیکرٹری مال دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۷۱

مَیں سلمیٰ منظور بیگم باجوہ زوجہ چوہدری منظور احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۵۰ گ ب ضلع لائلپور حال اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰۰ روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۲۶ تولے مالیتی -/۱۶,۹۰۰ روپے

۳- سلائی مشین مالیتی -/۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی [illegible] حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان [illegible] ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سلمیٰ منظور بیگم باجوہ مکان ۵ گلی ۳۲، F/6/1 اسلام آباد۔

گواہ شد۔ عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔

گواہ شد۔ چوہدری منظور احمد (خاوند موصیہ) اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۲۳۷۲

مَیں لئیق احمد چغتائی ولد محمود احمد صاحب چغتائی۔ قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے فرمائی جائے۔

العبد۔ لئیق احمد چغتائی ۱۰ دارالسلام بلڈنگ بالمقابل جہازی بلڈنگ بیرون دہلی دروازہ لاہور

گواہ شد۔ چوہدری محمد شریف انسپکٹر بیت المال لاہور۔

گواہ شد۔ شیخ مبارک محمود پانی پتی ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی رام گلی لاہور۔

(باقی)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۱۳ دسمبر کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک سال سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ پہلے دائیں کندھے میں درد شروع ہوا پھر بائیں کندھے اور ٹانگوں میں درد ہونے لگا۔ کچھ عرصہ بعد جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا۔ میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا لیکن بیس دن کے بعد ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیدیا بعد میں چار دن تک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہیں۔ ۱۲ دسمبر کو ہی بعد نماز عشاء محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(طاہر محمود متعلم جامعہ احمدیہ، ربوہ)

سراسر بعید از عقل اور ناقابلِ یقین

بعض حلقوں کی طرف سے یہ افسوسناک اطلاع پھیلائی جارہی ہے کہ ریلوے کے محکمہ نے سرگودہا ایکسپریس کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ یہ گاڑی ربوہ کے اسٹیشن پر نہ ٹھہرائی جائے چنانچہ کہا یہ جا رہا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۷۶ء سے یہ گاڑی ربوہ نہیں ٹھہرے گی۔

عقل یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ محکمہ ریلوے نے ایسا کوئی فیصلہ کیا ہو کیونکہ جب سے مذکورہ بالا گاڑی اِس راستہ پر چلنا شروع ہوئی ہے ربوہ کی اہمیت کے پیشِ نظر اُس وقت سے ہی ربوہ اس کا مستقل سٹاپ رہا ہے اور اب بھی ہے۔ ربوہ ایک ایسا ریلوے اسٹیشن ہے جس سے ریلوے کو ہر سال لاکھوں روپے کی آمدن ہوتی ہے۔ نہ صرف پاکستان کے کونہ کونہ سے بلکہ دور و دراز ممالک سے احمدی احباب بکثرت ربوہ آتے ہیں۔ ربوہ کی آبادی سو فیصد خواندہ اور تعلیم یافتہ ہے۔ یہاں متعدد سکول، کالج اور شہرت یافتہ اعلیٰ تعلیمی ادارے قائم ہیں جن میں طلباء بہت بڑی تعداد میں ہوسٹلز میں مقیم رہ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ریلوے کے ذریعہ ہی سفر کر کے بکثرت اپنے گھروں کو آتے جاتے رہتے ہیں۔ پھر ربوہ ایک ایسا ترقی پذیر شہر ہے جہاں تجارتی کاروبار دن بدن بڑھ رہا ہے اور ریلوے کے ذریعہ ہی تجارتی مال آتا جاتا ہے۔ اِسی لئے ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ریلوے کا محکمہ ربوہ کی وجہ سے ہونے والی کثیر آمدنی اور ربوہ کی تعلیمیافتہ آبادی کی سہولت کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے کس طرح ایسا ناروا، سراسر غیر منصفانہ اور ظالمانہ فیصلہ کر سکتا ہے۔

ریلوے کے محکمہ کا ایک بنیادی مقصد زیادہ سے زیادہ آمد پیدا کر کے عوام کی خدمت کرنا اور سفر کے سلسلہ میں انہیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانا ہے نہ کہ انہیں نت نئی مشکلات میں مبتلا کر کے ناقابلِ بیان اذیتیں پہنچانا۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ اگر کسی کج فہم افسر کی ناروا روش کی وجہ سے ایسی کوئی تجویز زیرِ غور ہے تو افسرانِ بالا اسے خود مسترد کر دیں گے اور ایسا فیصلہ ہرگز نہ ہونے دیں گے جو ریلوے کے اپنے مفاد اور محکمہ ریلوے کے بنیادی مقصد کے خلاف ہے اور جو سفر کرنے والے لاکھوں عوام کو ناقابلِ بیان اذیتوں میں مبتلا کرنے پر منتج ہوگا۔

ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر خدانخواستہ کوئی ایسا فیصلہ کیا گیا تو یہ صریح ظلم کے مترادف ہوگا۔

عُہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

بابت سنہ ۱۳۵۵ ہش / سنہ ۱۹۷۶ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کو سال ۱۳۵۵ ہش/۱۹۷۶ء کے لئے مجلسِ عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے ممبران مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

اراکینِ خصوصی :-
۱- محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۲- " شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ لائلپور
۳- " مرزا عبد الحق صاحب۔ سرگودہا
۴- " مولانا عبد المالک خان صاحب

نائب صدر :- محترم شیخ مبارک احمد صاحب
قائد عمومی :- " نسیم سیفی صاحب
" تربیت :- " مولانا ابو العطاء صاحب
" ایثار :- " مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم
" اصلاح وارشاد :- " شیخ مبارک احمد صاحب
" ذہانت وصحتِ جسمانی :- " صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
" مال :- " سمیع اللہ صاحب سیال
" تعلیم :- " پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
" تجنید :- " مسعود احمد خان صاحب دہلوی
" وقفِ جدید :- " پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب
" تحریکِ جدید :-
" مجالس بیرون :- " مولوی عبد القادر صاحب ضیغم
" قلم دوستی :- " " " " " "
" اشاعت وایڈیٹر "انصار اللہ" :- " مولانا غلام باری صاحب سیف
آڈیٹر :- " صوفی غلام محمد صاحب

محمد ابراہیم
سیکرٹری برائے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

درخواستِ دعا: میری بیٹی عزیزہ خورشید بیگم کا دسولی کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت سے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مولوی) رحمت علی ساکن دھوریہ ضلع گجرات

ضرورت خادم مسجد

جماعتِ احمدیہ گوجرہ کو اپنی مسجد کے لئے ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے صحت مند دوست جو سائیکل چلانا جانتے ہوں اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے صدر صاحب کی سفارش سے بھجوائیں۔ مقامی جماعت -/۸۰ روپے ماہانہ تنخواہ کے علاوہ رہائش کیلئے کوارٹر بھی دے گی۔ درخواستیں صدر صاحب جماعتِ احمدیہ گوجرہ کے نام بھجوائی جائیں۔
(خواجہ عبد الکریم خالد سیکرٹری امور عامہ جماعتِ احمدیہ۔ گوجرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی صحت کا ضامن
شہرۂ آفاق ادویات کا مرکز
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
نیو پاک جیولرز
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴
ہر قسم کے خالص سونے وچاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا
— واحد مرکز —
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی
دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی وفینسی کوکے
ہروقت دستیاب ہیں
— پروپرائٹر —
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

پیٹ میں چھری مار کر اپھارہ والے جانور کی گیس نکالنا خطرناک علاج ہے مشتقل برسیم سے ہونے والا اپھارہ صرف ایک روپیہ 1/50 پچاس پیسے کے
اکسیر اپھارہ
کے پیکٹ سے منٹوں میں ختم نہ ہو تو قیمت واپس
درجن یا زیادہ پر ½ کمیشن، دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔
حیوانات کے نسخوں کا رسالہ مفت
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی) گولبازار ربوہ فون ۴۰۷ ۹۰۶
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

نیا عزم — نیا نام
مشہور دواخانہ
(سابق حکیم نظام جان اینڈ سنز)
اب نئے پتہ پر خط و کتابت کیجئے
مشہور دواخانہ
• (چوک گھنٹہ گھر) گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
• ربوہ فون ۶۳۸
• ٹنڈو محمد خاں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴